84066 - جنسی اور سیکسی خیالات کا حکم

سوال

ہماری شادی کو ساڑھے تین برس ہوئے ہیں، میرا خاوند دین پر عمل کرنے والا اور بہت اچھا ہے، الحمد للہ ہم اکھٹے حسب استطاعت اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں، شادی کی ابتداء سے میرے ساتھ یہ مشکل درپیش ہے کہ اس کے لیے دوران جماع کوئی نہ کوئی جنسی قصہ بیان کرنا ضروری تھا اور میں اس قصہ کے خیالات میں کھو جاتی؛ کیونکہ میں اس کے بغیر اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتی تھی.
میرے لیے ان خیالات میں کھونا ضروری ہوتا تا کہ میں مکمل لطف اٹھا سکوں اور اپنی حاجت پوری کروں، یہ مشکل اب تك موجود ہے، اور ہر جماع کے بعد اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرتی ہوں، میں اس کے ساتھ بھی ہوتی ہوں تو یہ خیالات میرا پیچھا کرتے رہتے ہیں.
یہ خیالات بالکل کسی اور شخص کے متعلق نہیں ہوتے صرف وہ لوگ جنہیں میں جانتی بھی نہیں، میں نے اسے اپنی اس مشکل کے بارہ میں بتایا تو وہ کوئی ناراض نہیں ہوا، لیکن میں ایك قسم کی خیانت کا شعور محسوس کرتی ہوں برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں، اور شرعی طور پر اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جنسی اور سیکسی خیالات انسان کے ذہن میں آنے والے ان خیالات کا حصہ اور جزء ہوتے ہیں جو اس کے ذہن میں ان واقعات اور تصاویر کو دیکھ کر محفوظ ہو چکے ہوتے ہیں جس ماحول میں وہ انسان رہتا ہے، اور وہ مناظر جو اس نے دیکھے ہوتے ہیں اپنے ذہن میں محفوظ کر لیتے ہیں تو بعد میں یہ خیالات بن کر اس کے ذہن میں آتے رہتے ہیں.

اس قسم کی خیالات اکثر لوگوں کو اور خاص کر نوجوانوں کو آتے ہیں، لیکن یہ تاثیر اور نوع وغیرہ میں ایك انسان سے دوسرے انسان میں مختلف ہوتے ہیں.

شریعت اسلامیہ ایك فطرتی شریعت ہے، جو فطرت سلیم کے ساتھ موافق اور قابل ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے اس قابل بنایا ہے کہ وہ بشری طبیعت کی تبدیلی کے مطابق ہے اور یہ ممکنہ حدود سے تجاوز نہیں کرتی، اور نہ ہی

اس کا مکلف بناتی ہے جس کی انسان میں استطاعت و طاقت نہ ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ سبحانہ و تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زيادہ مکلف نہيں کرتا البقرۃ (286).

اور ابو ہريرہ رضی اللہ تعالی عنہ بيان کرتے ہيں کہ نبی کريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" يقينا اللہ سبحانہ و تعالی نے ميری امت سے وہ معاف کر ديا ہے کہ جو وہ اپنے دل ميں باتيں کرتے ہيں، جب تك وہ اسے زبان پر نہ لائيں يا اس پر عمل نہ کريں انہيں معاف ہے "

صحيح بخاری حديث نمبر (2528) صحيح مسلم حديث نمبر (127).

امام نووی رحمہ اللہ اس حديث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہيں:

" دل ميں بات کرنا اور خيالات آنا جب تك وہ مستقر نہ ہو اور ان خيالات کا مالك اس پر چل نہ پڑے علماء کرام کے اتفاق پر اسے يہ معاف ہے؛ کيونکہ اس کے ذہن اور دل ميں آنے پر اسے کوئی اختيار نہيں، اور وہ اس سے چھٹکارا حاصل نہيں کر سکتا.

ديکھيں: الاذکار (345).

يہ ذہن ميں آنے والے خيالات بھی دل ميں بات کرنے کے دائرہ ميں آتے ہيں جو مندرجہ بالا حديث کی نص سے معاف کردہ ہيں، اس ليے جس کے ذہن ميں بھی حرام خيالات کا تصور آيا اور وہ خود ہی آئے ہوں اس نے طلب نہ کيے، اور نہ ہی اس کے اسباب پيدا کيے تو اس پر کوئی گناہ نہيں، بلکہ اسے حسب استطاعت ان غلط خيالات کو روکنا چاہيے.

دوم:

ليکن اگر کوئی شخص حرام خيالات کو تکلف کے ساتھ لائے اور انہيں اپنے ذہن ميں خود پيدا کرے تو اس حالت کی کيفيت کے حکم کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آيا يہ معافی کے دائرہ ميں داخل ہوتے ہيں يا کہ يہ ارادہ و ہم کے دائرہ ميں جس پر مؤاخذہ ہوگا ؟

فقہاء کرام نے اس مسئلہ ميں درج ذيل تصور پيش کيا ہے:

اگر کسی شخص نے اپنی بيوی کے ساتھ اس طرح وطئ کی کہ اس کی سوچ ميں کسی اجنبی عورت کے محاسن اور

خیالات تھے حتی کہ وہ یہ سمجھے کہ وہ اسی اجنبی عورت سے ہی وطئ کر رہا ہے تو کیا ایسی سوچ اور خیالات لانا حرام ہو گا یا نہیں ؟

اس میں فقہاء کرام کے مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول:

یہ حرام ہے، اور جو شخص اراداتاً ذہن میں حرام تصور لاتا ہے اور اپنی بیوی کے ساتھ وطئ کرتے ہوئے یہ حرام تصور ذہن میں لائے وہ گنہگار ہوگا.

ابن عابدین حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ہمارے مذہب کے اصول و قوعد کے قریب تر تو یہی ہے کہ ایسا کرنا حلال نہیں، کیونکہ اس اجنی عورت کے ساتھ وطئ کا تصور کرنے میں اس کی ہیئت پر اس معصیت و نافرمانی کو براہ راست کرنے کا تصور ہوتا ہے .

دیکھیں: حاشیۃ رد المختار (6 / 272).

اور امام محمد العبدری جو ابن حاج المالکی رحمہ اللہ کے نام سے معروف ہیں کا کہنا ہے:

" اس پر متعین ہے کہ بالفعل وہ نفس میں اس سے اور دوسرے میں قول میں اس قبیح خصلت اور عادت سے بچ کر رہے جو بہت عام ہو چکی ہے کہ جب مرد کسی اجنبی عورت کو دیکھتا ہے اور وہ اسے اچھی لگتی ہے تو وہ اپنی بیوی کے پاس آ کر اس سے وطئ کرتے ہوئے اپنی آنکھوں میں اسی اجنبی عورت کو رکھتا ہے جسے دیکھا تھا.

یہ زنا کی ایك قسم شمار ہوتی ہے؛ کیونکہ ہمارے علماء کرام کا کہنا ہے: اگر کوئی شخص جس گلاس میں پانی پیتا ہے وہ لے کر یہ تصور کرے وہ شراب پی رہا ہے تو وہ پانی اس پر حرام ہو جائیگا.

اور جو کچھ بیان ہوا ہے وہ صرف مرد کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ عورت بھی اس میں داخل ہوگی، بلکہ عورت تو زیادہ شدید ہوگی؛ کیونکہ اس دور میں غالبا باہر نکلنا اور کھڑکی سے دیکھنا پایا جاتا ہے، اس لیے جب کسی عورت نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جو اسے اچھا لگے اور پسند آ جائے اور اس کے خیالات اس مرد کے ساتھ اٹك جائیں، اور جب وہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ اکٹھی ہو تو اس نے جو اس نے دیکھا تھا اس تصور کو اپنے سامنے لائے تو ان دونوں میں سے ہر ایك زانی کے معنی میں ہوگا. اللہ تعالی اس سے محفوظ رکھے.

اور اسے اس سے اجتناب پر ہی مقتصر نہیں کیا جائیگا بلکہ اس پر اس کے گھر والوں وغیرہ کو بھی متنبہ کیا جائیگا اور انہیں بتایا جائیگا کہ یہ حرام ہے اور جائز نہیں "

دیکھیں: المدخل (2 / 194 ـ 195).

اور ابن مفلح حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ابن عقیل نے " الرعایۃ الکبری " میں بالجزم یہ ذکر کیا ہے کہ:

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی سے جماع کے وقت کسی اجنبی عورت جو اس پر حرام ہے کی صورت ذہن میں لائی تو وہ گنہگار ہوگا.... لیکن سوچ اور فکر میں غالبا کوئی گناہ نہیں "

دیکھیں: الآداب الشرعیۃ (1 / 98).

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ: اہل علم میں سے ایک گروہ اسے راجح کہتا ہے کہ دل میں جو خیالات آتے اور پائے جاتے ہیں جب وہ عزم اور ارادہ بن جائیں تو پھر یہ تکلیف کے دائرہ میں داخل ہو جاتے ہیں.

اور وہ حرام تخیلات و سوچیں جسے ذہن ارادہ کے ساتھ کھینچ لائے تو وہ معافی کے دائرہ سے نقل جاتے ہیں؛ کیونکہ وہ ایک ارادہ و عزم بن جاتا ہے جس پر آدمی کا مؤخذہ ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" دل میں جو باتیں آتی ہیں ان کی معافی کا سبب جو ہم نے بیان کیا ہے کہ اس سے اجتناب کرنا ممکن نہیں، بلکہ اس پر استمرار سے اجتناب ممکن ہے، اس لیے اس پر استمرار اور دل کا اس پر عزم کر لینا حرام ہے.

دیکھیں: الاذکار (345).

دوسرا قول:

یہ جائز ہے، اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ متاخرین شافعی حضرات جن میں امام سبکی اور امام سیوطی شامل ہیں کا قول ہے، ان کا کہنا ہے کہ:

اس لیے کہ تخیلات میں معصیت کا اراد و عزم نہیں ہوتا کیونکہ ہو سکتا ہے اس کے ذہن میں تو یہ ہو کہ وہ اس اجنبی عورت سے مباشرت کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود اس کے دل میں اس فعل کا عزم اور اس کے لیے کوشش نہیں ہوتی، بلکہ اگر وہ اس کے سامنے آ جائے تو وہ اسے رد کر دے گا.

اور شافعی حضرات کی کتاب " المنہاج کی شرح تحفۃ المحتاج " میں درج ہے:

" .. اس ليے كہ اس سوچ كے وقت اس كے ذہن ميں زنا يا اس كے اسباب كى سوچ اور فكر نہيں ہوتى، چہ جائيكہ اس كا عزم ذہن ميں لائے، بلكہ اس كے ذہن ميں جو كچھ آيا ہے وہ ايك قبيح چيز كا اچھى صورت ميں تصور ہے " انتہى

ديكھيں: تحفة المحتاج شرح المنهاج (7 / 205 ـ 206) اور الفتاوى الفقهية الكبرى (4 / 87) كا بھى مطالعہ كريں.

ظاہر يہى ہوتا ہے كہ اگر حرمت نقل نہ كى جائے تو درج اسباب كى بنا پر ان خيالات كى كراہت كا قول راجح معلوم ہوتا ہے:

ـ ماہر نفسيات ان جنسى اور سيكسى خيالات كو نفسياتى اضطراب شمار كرتے ہيں جبكہ انسان كى عقل پر يہ حاوى ہو جائيؤں كہ وہ ان خيالات كى راہ كے بغير وہ لذت مفقود پائے، اور بعض اوقات يہ سيدھے جنسى خيالات كا باعث بھى بن جاتے ہيں.

ـ شريعت اسلاميہ نے سد الذريعہ يعنى غلط كام كى طرف لے جانے والے اسباب كو بھى ختم كرنے كا اصول ديا ہے اور ہر وہ دروازہ بند كيا ہے جو شر و برائى كى طرف لے جائے، جنسى خيالات كا آنا حرام كام ميں پڑنے ميں متوقع ہے، كيونكہ جو كوئى كسى چيز كا تصور زيادہ لائے اور اس كى تمنا وخواہش كرے تو اس كا دل اسے حاصل كرنے كى كوشش كرتا ہے، اور اسے كثرت سے كرتا ہے.

اس طرح وہ حرام تصاوير ديكھنا شروع كريگا، اور اس كى آنكھيں حرام كو ديكھنے كى عادى بن جائيں گى، اور ان خيالات كے ساتھ مربوط خواہش سے دل بھرنے اور اسے حاصل كرنے كى كوشش كريگا.

ـ اكثر طور پر اس طرح كے خيالات ذہن ميں حرام اسباب كے ساتھ اكٹھے ہوتے ہيں، اور اس كا باعث اور سبب گندى اور مخرب الاخلاق فلميں اور ٹى وى چينل اور ويڈيوز وغيرہ ديكھنا ہے، اور خاص كر كفار كے ممالك ميں جہاں شرم و حياء نام كى كوئى چيز نہيں ہوتى.

اور شرم و حياء ختم ہو كر جنسى مناظر كو ديكھنا ايك عادت سى بن كر اس سے انسيت ہو جاتى ہے.

ـ آخر ميں يہ ہے كہ: ان خيالات كا كثرت سے آنا خاوند اور بيوى كا ايك دوسرے سے كنارہ كشى اختيار كرنے كا باعث بن سكتا ہے، كہ وہ ايك دوسرے كو چاہيں گے ہى نہيں، اس طرح بيوى خاوند كى نظر ميں نہيں رہتى، اور اسى طرح خاوند بھى بيوى كى نظر ميں نہيں رہتا، اس طرح ازدواجى مشكلات كا آغاز ہوتا ہے.

اس ليے ہم ہر اس شخص كو جو اس بيمارى ميں مبتلا ہے يہى نصيحت كرتے ہيں كہ وہ جتنى جلدى ہو سكے اس طرح كے خيالات سے باز آ جائے اور ان خيالات كو ختم كرنے كے ليے درج ذيل وسائل بروئے كار لائے جا سكتے ہيں:

- ایسی فلموں اور ڈراموں اور ٹی وی چینلوں سے بالکل علیحدگی اختیار کر لی جائے جو جنسی خیالات کو ابھارتے ہیں اور اسی طرح ایسے قصے اور کہانیاں بھی نہ پڑھی جائیں جن سے یہ خیالات پیدا ہوں، ہماری اسی ویب سائٹ پر جنسی اور سیکسی قصوں اور کہانیاں پڑھنے کی حرمت بیان کی گئی ہے اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (34489) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

امام غزالی رحمہ اللہ نے " احیاء علوم الدین " میں کہا ہے کہ:

" ان خیالات کو ختم اور دور کرنے کے لیے اس کا مواد ختم کرنا ہوگا، یعنی ان اسباب کو بالکل ختم کر دیا جائے جو ان خیالات کو لانے کا باعث بنتے ہیں، اور جب اس مواد کو ختم نہیں کیا جائیگا تو یہ خیالا ت ختم نہیں ہونگے " انتہی

دیکھیں: احیاء علوم الدین (1 / 262).

- شرعی دعاؤں اور اذکار کی پابندی کرنا، اور خاص کر ہم بستری کرنے سے قبل والی دعا جو حدیث میں کچھ اس طرح وارد ہے:

" اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ ، وَجَنِّبِ الشَّيطَانَ مَا رَزَقتَنَا " اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ، اور جو ہمیں اولاد عطا فرمائے اسے بھی شیطان سے محفوظ رکھ.

صحیح بخاری حدیث نمبر (141) صحیح مسلم حدیث نمبر (1434).

- غائب لذت کو چھوڑ کر موجود لذت میں مشغول ہونا کیونکہ خاوند اور بیوی دونوں میں ہی ایك دوسرے کے لیے وہ کچھ پایا جاتا ہے جو اسے حرام کی طرف دیکھنے اور جھانکنے سے غنی کر دیتا ہے، اس لیے اگر خاوند اور بیوی دونوں ہی ایك دوسرے کے حسن و جمال میں مشغول ہوں اور وہ اس میں ہی غرق رہیں تو پھر خیالات کسی اور طرف جاتے ہی نہیں.

- آپ ذرا یہ تصور کریں کہ جس طرح آپ کے خیالات دوسری طرف پھر رہے ہیں اسی طرح آپ کے خاوند کے خیالات کسی اور طرف ہوں تو کیا آپ اس سے راضی ہونگی؟

اب آپ کو یہ محسوس ہوگا کہ آپ اس پر راضی نہیں ہو سکتي کہ آپ کے خاوند کے آپ کے علاوہ کسی اور کے ساتھ خیالات ہوں ؟

تو پھر آپ کس طرح راضی ہیں کہ آپ کا خاوند اس طرح کا شعور اور احساس پائے، اس لیے آپ اس سوچ کو سامنے لاتے ہوئے اس طرح کے خیالات سے چھٹکارا پا سکتی ہیں.

ـ آپ نفسیاتی ماہرین سے اس سلسلہ میں مشورہ کریں اس لیے کسی نفسیات یا پھر خاندانی مسائل کے ماہر سے ملنے اور مشورہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، آپ اس سے اپنی حالت کے بارہ میں نصیحت طلب کریں، ان شاء اللہ آپ کو اس کے پاس اپنے اس مشکل کا حل مل جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کے خاوند کو توفیق و سعادت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .